بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ال۔ ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۲۵

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | جمعہ ۲ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۲۰ ظہور ۱۳۶۳ ہش ۳۰ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۰

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۲۹ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل رات سے بوجہ ضعف طبیعت زیادہ ناساز ہے بلڈ پریشر بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ پہلے بھی فضل لے کر آتا رہا اور آج بھی آ رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتلاء کے باوجود جماعت ہر پہلو سے ترقی پذیر ہے

خدا کے حضور بہت گریہ وزاری کریں مگر اس کے نتیجہ میں ایسی نرمی پیدا نہ ہو جو کمزوری پر محمول کی جا سکے:

بیت الفضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

بیت الفضل لندن میں ۱۰ اگست ۱۹۸۴ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی آیات وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ ..... وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (۱۴۷ تا ۱۴۹) کی تلاوت کی اور فرمایا:۔

ان آیات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو نبی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہیں اور ان کی خصوصیات اور صفات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب بھی وہ جہاد کرتے ہیں تو فَمَا وَهَنُوا، کسی قسم کی کمزوری ان میں نہیں آتی۔ وَمَا ضَعُفُوا جہاد کا وقت خواہ کتنا لمبا ہو جائے ان کی عمریں گزر جائیں مگر ان پر بڑھاپے کے آثار پیدا نہیں ہوتے۔ وَمَا اسْتَكَانُوا۔ وہ دشمن کے سامنے کبھی نہیں جھکتے۔ صرف خدا کے حضور ہی جھک سکتے ہیں۔ مگر اپنی کمزوریوں پر نظر کرتے ہوئے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا۔ کہ ہم جو زیادتیاں کر بیٹھے ہیں اور جو بھی ہم سے اسراف ہوا ہے۔ اسے معاف فرما دے۔ وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ اور ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما اور ہماری نصرت فرما۔

فرمایا۔ ایسے وقت کی دعائیں ہی ہیں جو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور فرماتا ہے۔ فَآتَاهُمُ اللَّهُ۔ یعنی ماضی کا صیغہ استعمال کیا تاکہ بات سو فیصدی یقینی ہو جائے۔ گویا خدا نے اجر دے دیا۔

فرمایا۔ یہ واقعات جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ ماضی کے تاریخی واقعات کی حیثیت رکھتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے لئے یہ واقعات حال کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں جو وعدے ہیں وہ مستقبل کا پیغام ہیں اور اس بات کے شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ فضل لے کر آیا کرتا تھا اور آج بھی آ رہا ہے۔ ان آیات کی مصداق آج جماعت احمدیہ ہے۔ حالیہ حالات کے نتیجہ میں جماعت میں جو قربانی کا جذبہ پیدا ہوا ہے اس کے بارہ میں مختلف ممالک سے خطوط آ رہے ہیں۔ ناممکن ہے کہ یہ ایک دو خطبات میں بیان کئے جا سکیں۔ ان پر مشتمل تو ہزارہا صفحے لکھے جا سکتے ہیں اس قربانی میں امیر بھی حصہ لے رہے ہیں اور غریب بھی اور بعض جگہ غربا کی قربانی بہت عظیم الشان ہے۔ یہ قربانیاں وہی نظارہ پیش کر رہی ہیں کہ:۔

"ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز"

اس کے بعد حضور انور نے قربانیوں کے جذبات اور عملی مثالوں سے معمور بعض خطوط پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ یہ قربانیاں صرف اللہ والے لوگ ہی کر سکتے ہیں اور اس لحاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت ایک علیحدہ قوم بن کر ابھری ہے جو ربیون کی مصداق ہے۔

پھر حضور نے قادیان کی لجنہ کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان کی لجنہ نے شروع میں قربانیوں کی اعلیٰ مثال کو قائم کیا تھا۔ لہٰذا اب بھی ان کا حق ہے کہ وہ اس روایت کو زندہ کریں اور الحمد للہ انہوں نے اب بھی قربانی کا حق ادا کیا اور کسی طرح پیچھے نہیں رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایسی جماعت کو کس طرح مٹایا جا سکتا ہے۔ اس وقت تو وہی دعا زبان پر آتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے وقت خیمہ میں کی کہ اللّٰهُمَّ إِن أَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَن تُعْبَدَ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا۔ کہ اے خدا اگر آج تو نے اس جماعت کو مٹنے دیا تو پھر انسانی اقدار اور مذہبی روایات کو کوئی زندہ نہیں کریگا۔

فرمایا۔ اس وقت میں جماعت کو یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے حضور بہت گریہ وزاری کریں مگر اس کے نتیجہ میں ایسی نرمی پیدا نہ ہو جو کمزوری پر محمول کی جا سکے۔ ایسے لوگوں کو وما استکانوا کا نمونہ ظاہر کرنا چاہیئے اور وما ضعفوا سے سبق لینا چاہیئے۔ جن حالات سے جماعت گزر رہی ہے وہ اگرچہ دردناک ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت ہر پہلو سے ترقی پر ہے اور روحانیت میں عظیم الشان انقلاب آیا ہے۔ اور یہ روحانی انقلاب دنیا کی ساری دولتیں خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ پس دعا کریں کہ اے خدا یہ دنیا تو ناراض ہے مگر تو جس کے لئے ہم جیتے اور مرتے ہیں۔ ہم سے ناراض نہ ہو تا۔۔۔

کامیابی استقامت پر موقوف ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں آ جاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے بوستان میں ایک مجاہد کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تمرد و دو مخذول ہے ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا۔ اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے سو یہ سب صدق صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔ یہ جو فرمایا ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ (عنکبوت: ۷۰) یعنی ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں صبر کے ساتھ دل کو جدوجہد کرنا ہوگا ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں بلکہ جان دینے کے لیے تیار رہنا اس کا کام ہے سو متقی کی نشانی استقامت ہے۔ جیسے کہ فرمایا۔ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا یعنی جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھلائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا مطلب یہ ہے کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے۔

(الفاتح قدسیہ۔ صفحہ ۱۶۷)

"کبھی بھی ایک دوسرے سے نہ لڑو اور غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے جہاں تک ہو سکے اپنے حقوق چھوڑ دو"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیہ

یہ عید ہمیں اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مشترک قربانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب ہو جاتی ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش (۲۷ فروری ۱۹۶۹ء) بمقام البیت المبارک ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (انعام ۱۶۳، ۱۶۴)

پھر فرمایا:۔

آج قربانیوں کی عید ہے

اور اس عید پر لاکھوں شائد کروڑوں جانور اللہ تعالےٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دنبے، گائے یا اونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا (الحج ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالےٰ تو منزہ ہے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں۔ گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق، جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا اتر ملے تو کمزوری پیدا ہو جائیگی اس کی اس ابدی ازلی اور سارے قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے۔

پس یہ قربانیاں ایک یاد میں دی جاتی ہیں اور ایک علامت کے طور پر رکھی گئی ہیں جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں۔ پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے۔ جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے دقیانوسی عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے انہوں نے اپنے فاسدانہ خیالات میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے، انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا

حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ (الانبیاء ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے امت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے۔ انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو ..... الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جو ان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکون قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین کے ساتھ برداشت کیا کہ اللہ تعالےٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وہی رہا کرتا ہے چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالےٰ نے اس آگ کو کہا کہ

بَرْدًا وَّسَلٰمًا (الانبیاء ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرے تو بَرْدًا کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور سَلٰمًا کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے)

حضرت مسیح موعود ..... نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ ان سے جا کر پوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دکھ اور مصائب اور ایذاء سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذاء سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔

خدا تعالےٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال

میں یہ بتایا کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دکھوں کو دکھ نہیں سمجھتے۔ ان آگوں کو آگ نہیں سمجھتے۔ یہ آگ ان کی بلکہ ان کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے۔ وہ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھوں کو، اس آگ کو بردا ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دنیا پر یہ ثابت کروں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہو وہ تباہ نہیں ہوا کرتا وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے۔ وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے اس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے منبع ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقویٰ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں جو تقویٰ کی رو سے زندہ ہوتی ہیں وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں اللہ تعالےٰ اس کے نتیجہ میں

دو معجزے

دکھاتا ہے۔ ایک دنیا کے دکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذت اور مسرت کا موجب بنتے ہیں ایذا کا موجب نہیں بنتے اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دنیا جلانے، مارنے پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں کو گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالےٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے برد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے پس اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی رو سے زندہ ہوتے ہیں۔

قربانی یہ ابتدائی نمونہ، اسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ رہی ہے۔ دوسری قربانی جو اسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرے چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی۔ بہر حال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا۔ خدا تعالےٰ نے کہا کہ میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں تیری آزمائش ہو چکی اور تو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا۔ اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کے ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے۔ آیا تو یہ قربانی دینے کے لئے راضی ہے؟ تو ان کا فوری طور پر بے تکلف جواب یہ تھا

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

اللہ کا جو حکم ہے وہ کرو۔

سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی کی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی۔ ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکہ کے ساتھ تعلق تھا ان کو اس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں

اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہوا کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں نہ وہاں پانی تھا نہ کھانے کی کوئی چیز تھی تھوڑا سا راشن دیا اور ان کو کہا خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دنیا کی روحانی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے اور دراصل یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اس جگہ پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنے والی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے۔ تمہاری قربانیاں تبھی مقبول ہوں گی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بھی تم نباہو گے اور اگلی نسل بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالےٰ پر پورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی، ان قربانیوں کے بعد اللہ عزوجل قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا.....

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم تر قربانی ہے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے آپ کی بعثت کے وقت مکہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت ان کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنیوالے رب سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا تو اس جنگل میں (روحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالےٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اس معنے میں کہ روحانی طور پر وہ غیر آباد تھا۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور ان کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ میں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپؐ نے مکہ کے لوگوں کے حالات دیکھے روحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا اللہ تعالیٰ سے ان کی دُوری دیکھی۔ بُتوں کا انہیں غلام پایا۔ فطرتیں ان کی مسخ پائیں تو شروع میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے، رشتہ دار تھے۔ جن کے ساتھ تعلق تھا انہیں سمجھانا شروع کیا کہ بُتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکی زندگی کا قریباً ۱۸۔۲۰ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہو گئے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ میں آپ کو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ میں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خداداد نورِ فراست سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کھل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپؐ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہوئی تھی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد اسلام کی ترقی اور ساری دنیا میں پھیلانے کا ہے اسے بہت زبردست خطرہ پیش آ جائے گا۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گزر گئے اور آپؐ کے ساتھی آپؐ کی تربیت حاصل کر چکے۔ نیز خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے ان منکروں میں سے بھی بہت سوں کے دلوں کے زنگ کو اُن روحانی اثرات اور قوتِ قدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ اپنے مامور یا عبد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کھل کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکی زندگی کا ایک ایسا دور ہے جس میں کھلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب یہ

قربانی کا تیسرا نمونہ

ہے جو کامل اُسوۂ حسنہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپؐ کی تربیت اُمتِ مسلمہ کے لیے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپؐ نے تربیت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ یہ تربیت ان تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپؐ کے صحابہؓ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے اُن کو گزرنا پڑا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی۔ یہ تین سال گزر گئے پھر جب مشرکین مکہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ آپ ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے نہ ان سے کوئی رشتہ کرے نہ کلام کرے، نہ کوئی تعلق رکھے۔ نہ ان کو کھانے پینے کے لیے کچھ دیا جائے۔ جہاں تک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا ان کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا کیونکہ چند دن کی خوراک تھی۔ لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے۔ یہی راستے تھے جو کھلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا۔ یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ۔ صحرا میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لیے جذب کا موجب بن جائے۔ لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپؐ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ

بھوک کی وجہ سے

ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور میں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے رات کا وقت تھا۔ اندھیرے میں میں نے اسے اُٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز۔

ایک اور بڑے بزرگ صحابیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سوکھا ہوا پرانا چمڑا مل گیا میں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا۔ دھویا، اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی میں اس پر گزارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بھوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گزر رہے تھے اور صرف پانچ یا سات دن کے لیے نہیں بلکہ قریباً ڈھائی تین سال یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی اور ہمارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عجیب شان ہے اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر اپنے دین پر قائم رہے پھر خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لیے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپؐ کے صحابہؓ نے دنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ دکھایا۔ ان کے دل اس معاملہ میں نرم کر دیئے اور محاصرہ اٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغامِ حق سنایا ہے کچھ نے قبول کیا ہے باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہر حال ساری دنیا کے لیے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیے۔

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سنتے آپؐ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے۔ سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے بہر حال ۴۰ - ۵۰ - ۶۰ منٹ میں طے ہوا ہوگا۔ تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لیے اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبیؐ نے اور اس کے محبوب نے

خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا، جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا اس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تو اس دنیا میں فساد اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا ہوگا جس میں فساد بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں۔ آؤ آج تمہیں دکھاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کیے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اسکو آج جا کے آزما لو اور دیکھو! کیا وہ فساد پیدا کرنے والا ہے یا خون کرنے والا ہے۔

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو کہ طائف والوں نے آپؐ کو بہت دُکھ دیا۔ جب آپؐ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے اس وقت بھی آپؐ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپؐ کو گندی گالیاں دیں۔ پتھراؤ کیا۔ سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپؐ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں اُن کو اُن کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے۔ تب مقصدِ حیات (صلے اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کیے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے ربّ کی شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لیے نمونہ بنے۔

دو طرح کا نمونہ

ایک تو اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کیے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا اور دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اسوۂ نبویؐ کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دنیا کی ذلتوں اور دنیا کی حقارتوں اور دنیا کی ایذا رسانیوں اور دنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی لیکن دنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لیے بڑی جلدی تیار ہو جاتی ہے جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کیے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور قربانی کی حقیقی روح کو سمجھنے لگیں۔ اور خدا تعالیٰ سب دنیا کو۔ تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں اور اس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں بَرْدًا وَّسَلٰمًا کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دکھوں کو وہ کوئی دکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دنیا مل کے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت بخش خنک سائے تلے جمع کر دے۔ آمین۔

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۶۹ء)

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت ہے

ایسے مخلص احمدی جو خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقفِ جدید جماعتوں میں دینی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور صحت اچھی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

ایسے تمام احباب مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۵ ستمبر تک وقفِ جدید کو ارسال فرمائیں۔ درخواست آنے پر انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائیگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کے ضروری مسائل

دار الافتاء ربوہ

ہمارے لئے دو عیدیں مقرر ہیں۔ ایک عید الفطر ہے جو رمضان کے گزرنے کے بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذوالحج کو آتی ہے۔ اس کا نام "عید الاضحیہ" یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد منائی جاتی ہے۔ اس میں ہم قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کی تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کرکے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے۔ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے۔ حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے۔ کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ تاہم بڑی جگہ کے اندر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیز بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوالِ آفتاب تک رہتا ہے۔ لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اس وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنتِ مؤکدہ ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عیدگاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی۔ گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی لیکن خطبہ اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہوسکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایک عیدگاہ میں دوسری بار جائز ہے ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہوگی۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے گا اس کی نماز ہو جائے گی۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ اس کے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے گا اور مقتدی آہستہ۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کرکے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قرأت شروع کردے۔ پھر دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں۔

نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا۔ یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔ خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدانِ عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔ غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا تہوار اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اس لئے نمازِ عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں اور دوسرے راستے سے واپس آئیں۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جانے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"زینوا اعیادکم بالتکبیر"

کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو!

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:-

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ"

یہی تکبیریں نویں ذوالحج کی صبح سے لے کر تیرھویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیریں کہی جائیں اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات پر بھی تکبیر و تحمید کرتے رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مومنوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مومن ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے جیسا کہ عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے اس موقعہ پر قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو، بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں۔ اسی طرح کان کٹا ہوا نہ ہو لیکن اگر اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کاٹ دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے اور چھترے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی عمر کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں۔ دبلے اور لاغر نہ ہوں۔ گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کرسکتا ہے گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص غرباء کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو اسے چاہیئے کہ ذوالحج کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذوالحج کو ختم ہوتا ہے۔ بعض آئمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذوالحج کے سارے مہینے میں ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروا لے تب بھی قربانی ہو جاتی ہے تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا زیادہ بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں دوسروں کو دیں اور غریبوں میں تقسیم کریں اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کردے۔ ایک اپنے لئے رکھے اور ایک رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوائیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی البتہ جماعتی کاموں میں صرف کی جا سکتی ہے۔

:۵:

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ نومولود کا نام "منصور احمد" تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(محمد عارف۔ ایجنٹ الفضل لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ ستمبر میں ہفتہ تحریک جدید منایا جائے

تحریک جدید کے نئے سال کا استقبال

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا سال وعدہ جات ۳۱ر اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ سالِ رواں ختم ہونے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ نئے سال کا استقبال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم سال رواں کی جملہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جائیں۔

سال رواں کی ایک اہم ذمہ داری یہ تھی۔ کہ ہم اس میں وعدہ جات کو ۵۰ لاکھ روپیہ تک پہنچاتے اندریں صورت ہر جماعت اپنے وعدہ جات میں ۶ ۶ فیصد اضافہ پیش کرنے کے لیے مکلف ہے۔

دوسری اہم ذمہ داری موعودہ رقم کی سو فیصد ادائیگی کی ہے۔ اب جبکہ سال ختم ہو رہا ہے ان دونوں امور کا آخری محاسبہ کرنا ازبس ضروری ہے لہذا ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ

(i) ماہ تبوک ۱ر ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں ہفتہ تحریک جدید منائے۔

(ii) ٹارگٹ سے وعدے کم ہوں تو اس کی تلافی کیجائے۔

(iii) وصولی کو سو فیصد تک پہنچا کر دم لیا جائے۔

نئے سال کا شایانِ شان استقبال کرنے کا یہی احسن طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان برائے لجنات بابت چندہ جات

لجنہ کا مالی سال ستمبر ۱۹۸۴ء میں ختم ہو رہا ہے۔ اس لیے تمام لجنات اپنے اس سال کے لازمی چندہ جات یعنی ممبری لجنہ اجتماع لجنہ خدمتِ خلق، ممبری ناصرات۔ اجتماع ناصرات ۱۵ر ستمبر تک بھجوا دیں۔ تاکہ ان رقوم کو اس سال کے حساب میں شمار کیا جا سکے۔ تمام صدر صاحبات اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلد از جلد اپنے بقایا جات بھجوانے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تحریکِ جدید اور انصار کے لئے لمحہ فکریہ

- کیا وہ خود اور ان کی اولادیں تحریک جدید میں شامل ہیں؟
- کیا وعدہ جات معیاری ہیں؟
  (یاد رکھیں — معیاری وعدہ — ماہوار آمد کا ۲۰٪)
- کیا وعدہ جات کی ۱۰۰٪ ادائیگی ہو گئی ہے؟

تحریک جدید کے مالی سال میں صرف دو ماہ یعنی ستمبر اور اکتوبر کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال ۱۴ تا ۲۱ ستمبر "ہفتہ تربیت" منائیں! (سیکرٹری تربیت اطفال)

★ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گریجویٹ طلباء متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے کم سے کم معیار میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے لیکن ایف اے اور گریجویٹ پاس طلباء بھی داخل کیے جاتے رہے ہیں اور امسال بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔

سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا تقاضہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ طلباء جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں اور انہیں نسبتاً کم عرصہ میں تعلیم و ٹریننگ کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں بھجوایا جائے۔

لہذا خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھنے والے گریجویٹ طلباء کے واسطے یہ خصوصی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے واسطے اپنی درخواستیں معہ مکمل کوائف و نقول سندات اپنی جماعتوں کے امراء/صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ بلا تاخیر دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

فہرست ننھے مجاہدین و مجاہدات وقفِ جدید دفترِ اطفال

: قسط دوم :

لاہور: عزیزان سلمیٰ ناہید، امۃ الصبور، قرۃ العین (ہما بلاک) منصورہ ناصرہ، عطیہ عائشہ (سلیج بلاک) لبنیٰ، عظمیٰ (چناب بلاک) ساجدہ (کامران بلاک) اسماء، ثمرانہ، مبارکہ (راوی بلاک) بشریٰ (جمال زیب بلاک) سمرانہ، بشریٰ (عمر بلاک)۔ زبیر احمد، طیب احمد، فاتح الدین ناصر، فریحہ محمود (دہلی گیٹ) عالیہ، رینا امجد (فیکٹری ایریا شاہدرہ۔

گوجرانوالہ: عزیزان راشدہ محمود، ظہور احمد (مدھریانوالہ کاسر)

پشاور: عزیزان سمیرہ لطیف، طاہر لطیف، عبداللہ عابد، عامر بشیر۔ ارم بشیر، شمسہ فوزیہ، آصف منور، لبنیٰ حلیم، فرح عبدالستار، فیصل عبدالستار، آصفہ منصور، منورہ النساء، سدرہ النساء، ساجدہ چوہدری، خالدہ (بے بی) شازیہ منور، مدثر احمد، عطاء المجیب، بچگان مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب، مرزا رضوان احمد۔ غلام مرتضیٰ، وقاص احمد، قربان احمد، لطیف احمد، محمد احمد،

حیدرآباد: عزیزان رابعہ، عبدالصبور، عطیہ ملک، ثمینہ ملک، کرن، عائشہ اسداللہ، مہر بلقیس، نوشین جاوید، حنا وسیم، شازیہ ابڑو، بشریٰ شعیب، سمیرا سعید، نگہت سلطانہ، نزہت رشید، سعدیہ نیاز، صدرا عابد، مہوش مبارکہ، نعیم احمد، نعیمہ مغل، آنسہ مغل، آصف منصور، محمد منصور، ناصر احمد۔ ہارون اقبال۔

ایبٹ آباد: سہیل احمد ظفر، عامرہ نرگس (تربیلا ڈیم)

سیالکوٹ: عزیزان رانا محمد افضل، رانا فرید الدین (پسرور)

ملتان: عزیزہ طاہرہ بلقیس (چھاؤنی)

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ علم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک ریدکا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں :-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۵۹۸

میں محمد یوسف شاہد ولد محمد یعقوب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۲½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۵-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم :- محمد ارشاد انور جامعہ احمدیہ ربوہ احمد آباد سانگلہ ہل ڈاکخانہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- خالد محمود سندھو وصیت نمبر ۲۴۰۹۲ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- سید طاہر محمود ساجد۔ وصیت نمبر ۲۲۸۹۶ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۶۰۰

میں حافظ لطف الرحمٰن ناصر ولد محمد الطاف خان قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں"

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم :- حافظ لطف الرحمٰن ناصر ولد محمد الطاف خان۔ مکان نمبر ۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ :- سید طاہر محمود ساجد وصیت نمبر ۲۲۸۹۶ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- خالد محمود سندھو وصیت نمبر ۲۴۰۹۲ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۶۰۱

میں عبدالرشید طاہر ولد مکرم نزیر احمد صاحب قوم اعوان جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۴-۱۹۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم :- عبدالرشید طاہر ناصر نیو غالمل ضلع سکھر۔ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- فہیم احمد شاہد وصیت نمبر ۲۴۷۵۶ - ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- بشارت احمد ناصر۔ وصیت نمبر ۲۴۲۲۷ - ناصر ہوسٹل ربوہ :-

مسل نمبر ۲۵۵۹۹

میں محمد ارشاد انور ولد محمد اسماعیل قوم جٹ اعوان پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم :- محمد یوسف شاہد ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- خالد محمود سندھو وصیت نمبر ۲۴۰۹۲ جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد نمبر ۲ :- منیر احمد عارف سپرنٹنڈنٹ ناصر ہوسٹل ربوہ۔ وصیت نمبر ۱۴۵۷۶ -

کیا بدبخت وہ انسان ہے

جس کو اب تک معلوم نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک معلوم نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔"

اے محرومو :-

"اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح ص ۱۹ و ۲۰)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایتی کرایہ پر
کینوپی
صوفہ سیٹ
کرسیاں
اور کراکری
شامیانے
قالین
فرنیچر سروس
سادات ربوہ
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ

عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے
۲۴ گھنٹے کھلا رہتا ہے
المبارکہ میٹرنٹی ہوم - ڈگری کالج، دارالعلوم غربی ربوہ
المبارکہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیویارک جیولرز
فون نمبر
410974
418646
رہائش
418645
★ ۱۱۱ - فیروزپور روڈ گلیکسی سنیما اچھرہ لاہور ★ ۱۰ - شادمان کالونی لاہور
★ ۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹر: ـــــ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

لندن، نیویارک، پیرس
ناروے، سویڈن، ڈنمارک
غرض دنیا کے کسی بھی ملک کے
لیے ٹکٹ اور بکنگ کے لیے
ہماری خدمات حاضر ہیں۔
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر خدمت اور
بہتر سہولت کے متمنی۔
المحمود ٹریولز (رجسٹرڈ)
گورنمنٹ لائسنس ۵۶۴
فون ۴۹۳
اقصیٰ روڈ ربوہ

سستے کپڑے
کا ڈپو
آج کراچی سے نئے کپڑے کا
سٹاک آگیا ہے سپیشل پرنٹ
پینٹ والے دوپٹے بھی
کوئٹہ کلاتھ ہاؤس
نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ
انیس مارکیٹ ربوہ

نظر اور
کے متعلق نہایت مفید رسالہ جس میں نظر کی کمزوری، آنکھوں کی پرانی سوزش، سپرنگ کٹار، ککرے، السر (پھولا) ناخونہ، دھند، سفیدی، بھینگا پن، دو نظری، آنکھ کے زخم، چوٹ اور ناسور Eye Fistula وغیرہ کے متعلق مفید نسخے درج ہیں، آنکھ کے معالجین، مریضوں اور متعلقین کیلئے صحیح رہنما "آئیز کیور گائیڈ"
EYES CURE GUIDE
صرف دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606 — 607

ضرورت ہے
ربوہ کے ایک ہوٹل کے لئے تجربہ کار حلوائی باورچی اور ویٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت
شمس ریکارڈنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ھُوَ النَّاصِرُ
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر ـــــ میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
اینڈ سنز
ایئرکنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱

اہل ربوہ کیلئے
خصوصی رعایت
A-ONE FURNITURE
A&S A ROAD RABWAH
اے ون فرنیچر اقصیٰ روڈ ربوہ
شیشم کی لکڑی سے اعلیٰ قسم اور معیاری فرنیچر آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے
نیز لکڑی کا عمارتی کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُرامید و احد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس - ۲۲۲